Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۳۱/۶۶	۸ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ ۲۲ اخاء ۱۳۵۶ ہش ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۳۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۲۱ اخاء (۲۱ اکتوبر) آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے پہلے تو فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام اب قریب آتے جا رہے ہیں اس موقع پر کئی کام تو ربوہ کے دوستوں نے کرنے ہوتے ہیں اور کئی کام ایسے ہوتے ہیں جو یہاں والوں نے بھی اور باہر کے احباب نے بھی کرنے ہوتے ہیں مثلاً مہمانوں کی رہائش کے لئے اب جو مہمان خانے بنائے جا رہے ہیں ان کے اخراجات ہم سب مل کر پورے کرتے ہیں ہر سال آنے والے مہمانوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے یوں تو ہر سال ہمیں انتظامات میں اضافہ کرنا پڑتا ہے لیکن ہمارے تعلیمی اداروں کے قومیانے کے بعد متعلقہ افسران نے نہ جانے اپنی کس مصلحت کے ماتحت ان اداروں کی عمارتیں چونکہ مہمانوں کے قیام کے لئے دینے سے انکار کر دیا ہے اس لئے جگہ کی تنگی اور شدید ہو گئی ہے چنانچہ جماعت نئے مہمان خانے بنا رہی ہے جن میں سے کچھ بن چکے ہیں اور کچھ زیر تعمیر ہیں۔ مجھے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اسی سلسلے میں احمدی مستورات کو توجہ دلانے کے لئے کہا گیا ہے جو مہمان خانے لجنہ تیار کرا رہی ہے ان کے اخراجات قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے پہلے سے بہت بڑھ گئے ہیں اس لئے انہیں مکمل کرنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے اس لئے میں احمدی مستورات کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ ان کے اخراجات کو پورا کریں تا کہ وہ جلسہ سے پہلے مکمل ہو جائیں اور ہماری بہنوں کو سہولت رہے۔ ویسے مجھے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی کے دل میں بڑی وسعت دی ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے گذشتہ سال جب مقامی احباب کو مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرانے کی تحریک کی تو انہوں نے بڑے شوق کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا اور یہیں مہمانوں کے قیام کے انتظامات میں کوئی خاص دقت محسوس

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مطہّر دل دیا گیا جو ہر طرح کی کثافت سے منزّہ اور تعلقات ماسوی اللہ سے بکلی پاک ہے

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایک عظیم النور ستارہ قرار دیا جو آسمان پر بڑی آب و تاب سے چمکتا ہے

"خدا آسمان و زمین کا نور ہے یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے... حضرت ربّ العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں... لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے اور انہیں افرادِ خاصہ پر فائض ہوتا ہے جن میں اس کے قبول کرنے کی قابلیت و استعداد موجود ہے یعنی نفوسِ کاملہ انبیاء علیہم السلام میں جن میں سے افضل و اعلیٰ ذات جامع البرکات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے... خدا تعالیٰ نے اوّل فیضانِ عام کو (جو بدیہی الظہور ہے) بیان کر کے پھر اس فیضانِ خاص کو بہ غرض اظہار کیفیت نور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک مثال میں بیان فرمایا ہے جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح.... اس نور کی مثال... یہ ہے جیسے ایک طاق (یعنی سینہ مشروح حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) اور طاق میں ایک چراغ (یعنی وحی اللہ) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفّٰی ہے (یعنی نہایت پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرتؐ کا دل ہے کہ جو اپنی اصلی فطرت میں شیشۂ سفید اور صافی کی طرح ہر ایک طور کی کثافت اور کدورت سے منزّہ اور مطہّر ہے اور تعلقات ماسوی اللہ سے بکلی پاک ہے) اور شیشہ ایسا صاف کہ گویا ان ستاروں میں سے ایک عظیم النور ستارہ ہے جو کہ آسمان پر بڑی آب و تاب کے ساتھ چمکتے ہوئے نکلتے ہیں جن کو کوکب دری کہتے ہیں (یعنی حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف ہے کہ کوکب دری کی طرح نہایت منوّر اور درخشندہ جس کی اندرونی روشنی اس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرہ مبارکہ سے... روشن کیا گیا ہے (شجرہ مبارکہ زیتون سے مراد وجودِ مبارک محمدی ہے کہ جو بوجہ نہایت جامعیت و کمال انواع و اقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے جس کا فیض کسی جہت و مکان و زمان سے مخصوص نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام علیٰ سبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے کبھی منقطع نہیں ہو گا)۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۱ تا صفحہ ۱۸۵ حاشیہ ۱۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ اخاء ۱۳۵۶ھش
۲۲ اکتوبر ۱۹۷۷ء

دُنیا میں آگ پھانکنے والے ناعاقبت اندیش

اللہ تعالیٰ نے دین اور ایمان کو بیچ کر دُنیا کمانے اور دُنیوی جاہ و حشمت حاصل کرنے کو انتہائی قبیح فعل قرار دیا ہے اور اس کی نہایت ہولناک اور دردناک سزا مقرر کی ہے۔

جہاں تک اس کے قبیح ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اسے مُردار، خون اور سؤر کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ جس طرح یہ نجس چیزیں مسلمانوں کے لئے حرام قرار دی گئی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خدائی احکام کو عمداً پس پُشت ڈال کر دنیا پر گرنے اور اس کی جاہ و حشمت پر مرمٹنے کو انتہائی ناپسندیدہ فعل ٹھہرا کر اس کے نہایت ہی عبرتناک انجام سے ڈرایا ہے اور باور کرایا ہے کہ دین اور ایمان کو بیچ کر دنیوی مفاد حاصل کرنے والے کی مثال ایسی ہی ہے جس طرح ایک گدھ مردار پر مُنہ مارتا اور پلید اور ناپاک گوشت سے اپنا پیٹ بھرتا ہے۔

اس مثال کی نشاندہی اس امر سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مُردار، خون اور خنزیر کے گوشت کو حرام قرار دینے کے معاً بعد ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو ثمن قلیل یعنی دُنیا اور اس کی جاہ و حشمت کی خاطر بیچ ڈالتے ہیں۔ یعنی جو جان بوجھ کر خدائی احکام کو قابلِ اعتنا نہیں سمجھتے بلکہ عمداً اُن کی خلاف ورزی کرتے اور حلال و حرام کی تمیز روا رکھے بغیر دُنیا کمانے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مُردار، خون اور سؤر کے گوشت کی حرمت کے ذکر کے معاً بعد ثمن قلیل کے عوض خدائی احکام کو بیچ ڈالنے کا ذکر کرنا اس امر پر دال ہے کہ یہ ناروا فعل مُردار اور سؤر کا گوشت کھانے سے کسی طرح کم نہیں ہے اس لئے اس کی سزا بھی بہت دردناک مقرر کی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ (البقرہ آیت ۱۷۴) کے الفاظ میں مُردار، خون اور سؤر کے گوشت کو حرام قرار دینے کے معاً بعد اگلی ہی آیت میں دنیا اور اس کے جاہ و حشمت کی خاطر دین اور ایمان کو عمداً بیچنے کے انتہائی قبیح اور ناروا فعل اور اس کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (البقرہ آیت ۱۷۵)

ترجمہ:- جو لوگ اس (تعلیم) کو جو اللہ نے کتاب (یعنی قرآن) میں نازل کی ہے چھپاتے ہیں اور اس کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں صرف آگ ڈالتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ نہ اُن سے کلام کرے گا اور نہ اُن کو پاک قرار دے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔

یہ آیت چونکہ حلت اور حُرمت کے مسائل کے معاً بعد لائی گئی ہے اس لئے صاف ظاہر ہے کہ دُنیوی فوائد کی خاطر جان بُوجھ کر دینی احکام کی خلاف ورزی کرنا مُردار اور سؤر کھانے کے مترادف ہے اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں آیتوں کے باہمی ربط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یہ آیت حلت اور حُرمت کے مسائل بیان کرنے کے معاً بعد لا کر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس طرح مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت تم پر حرام ہے اور جس طرح غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور کھانا تمہارے لئے گناہ ہے اسی طرح یاد رکھو کہ خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کو چھپانا اور دنیوی مال و جاہ یا عہدوں کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے دینا اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دینا بھی مُردار اور [illegible] کا گوشت کھانے سے کم نہیں۔ جس طرح وہ حرام خوری ہے اسی طرح یہ بھی حرام خوری ہے کہ انسان دین سے واقف ہوتے ہوئے کلمۂ حق کہنے سے احتراز کرے اور ڈرے کہ اگر میں نے اپنے عقیدے کو نہ چھپایا یا خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کا برملا اظہار کر دیا تو میری ملازمت جاتی رہے گی یا میری تجارت ماری جائیگی یا میرے دوستوں کے حلقہ میں میری عزت کم ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ صحیح علم رکھنے کے بعد بھی منافقت سے کام لیتے ہیں اور دنیوی مفاد کو دینی مفادات پر ترجیح دیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ اپنے پیٹوں میں انگارے ڈال رہے ہیں۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۴۶)

دین اور اس پر عمل پیرا ہونے کی عظیم الشان برکات اور اس کے طیب و شیریں ثمرات کے عوض دنیوی عیش و آرام اور دنیوی جاہ و منصب (جس کی حیثیت ثمن قلیل کی ہے) حاصل کرنے کے عبرتناک انجام کے باوجود آج دنیا میں ایمان کے ایسے دعویدار بکثرت دیکھنے میں آتے ہیں جو مُردار، خون اور سؤر کے گوشت کے تو قریب جانے کو گناہِ عظیم سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام سے عمداً مُنہ موڑ کر اور ان کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کر کے دنیا کمانے اور دنیوی جاہ و منصب حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے حالانکہ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اپنے اِس فعل کے ذریعہ ایک رنگ میں مُردار اور سؤر کے گوشت پر مُنہ مار کر اپنے پیٹوں کو آگ سے بھر رہے ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اِس حال میں کرتے ہیں کہ انہیں اچھی طرح علم ہوتا ہے کہ اس کا انجام بہت ہولناک ہے اِس دُنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے اِس سے اگلی آیت میں ایسے لوگوں کی خدائی عذاب سے بے پرواہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ○ (البقرہ آیت ۱۷۶)

ترجمہ:- یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی کو اور مغفرت چھوڑ کر عذاب کو اختیار کر لیا ہے۔ پس آگ (کے عذاب) پر اُن کی (مزعومہ) برداشت تعجب انگیز ہے۔

اِس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی نابینائی، بے وقوفی اور حماقت کو آشکار کر کے یہ بتایا ہے کہ یہ لوگ اپنی نادانی سے سمجھتے ہیں کہ وہ اِس دردناک عذاب کو جھیل جائیں گے حالانکہ اُن میں معمولی عذاب کی برداشت بھی نہیں ہے۔

الغرض دنیا کے پیچھے خدائی احکام کی پرواہ نہ کرنا اور انہیں عمداً توڑنا پرلے درجہ کی گمراہی ہے جو ایسے لوگوں کی حماقت پر دلالت کرتی ہے۔ وہ اپنی حماقت سے آگ پھانکتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ اس کی مضرت سے محفوظ رہیں گے۔ ان کا یہ فعل انہیں اِس دنیا میں بھی موردِ عذاب بناتا ہے اور اگلے جہان کا عذاب اس سے بھی زیادہ شدید اور دردناک ہوگا۔ وہ تو اِس دُنیا کے عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے، اگلے جہان کے عذاب الیم کو کیسے برداشت کریں گے؟

صد سالہ جوبلی فنڈ

ہر جماعت جائزہ لے!

(الف) آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں ہیں جو اس مبارک تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن ابھی تک نہیں ہوئے۔

(ب) آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں جنہوں نے ابھی تک ۱/۵ ادا نہ کیا ہو۔

(ج) کیا آپ نے سالِ رواں کی وصولی اس طرح شروع کی ہوئی ہے کہ سال ختم ہونے سے قبل جو ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہوگا ہر وعدہ کنندہ سے ۱/۵ وصول ہو جائے اور کوئی کمی نہ رہے۔

اپنی مساعی کو تیز تر کیجئے۔ ایک عظیم کام آپ کے سپرد ہے۔ ساری دنیا میں انشاء اللہ اسلام کو غالب کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں عظیم قربانیاں کرنا ہوں گی۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

عہدِ نبویؐ کے مدینہ طیبہؓ کا تبلیغی سفر

ارضِ ہجرت میں وفودِ عرب کی آمد

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

مدینہ کی قدامت

دارالہجرت مدینہ جس کا پہلا نام یثرب ہے۔ حجاز مقدس کے قدیم ترین شہروں میں سے ہے۔ اس جگہ سب سے پہلے عمالیق آباد ہوئے۔ عمالیق ۲۲۰۰ سنہ ق م میں مصر میں حکمران تھے اور ۱۶۰۰ سنہ ق م میں اُن کا عہد اقتدار ختم ہوا۔ اسی بناء پر شہر کی تعمیر کا زمانہ مصنف "ارضِ قرآن" مولانا سلیمان ندوی کی رائے میں ۱۶۰۰ سنہ ق م اور ۲۲۰۰ سنہ ق م کے درمیان ہے۔ صاحب "معجم البلدان" نے لکھا ہے کہ یثرب بن قانیہ نے (جو حضرت نوح کی اولاد کی ساتویں پشت میں تھا) اس شہر کی بنیاد رکھی۔ اپنے ماحول کے اعتبار سے مدینہ ایک وادی ہے جو چھوٹے چھوٹے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے اور نہایت سرسبز و شاداب ہے جہاں ہر طرف نخلستان ہی نخلستان نظر آتے ہیں۔

آنحضرتؐ کا ورود قبا و مدینہ

ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ کی قریبی بستی قبا میں پیر کے روز ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴ سنہ نبوی کو رونق افروز ہوئے۔ مصری ماہر فلکیات محمد مختار پاشا کی مرتبہ تقویم "توفیقات الہامیہ" کی رو سے عیسوی سن کے مطابق ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء کی تاریخ تھی۔ حضور دس دن کے قریب قبا میں مقیم رہے اور جمعہ کے روز اپنے قدم مبارک سے مدینہ کو برکت بخشی اور بنو سالم بن عوف کے محلہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو تاریخ اسلام میں حضور کا پہلا جمعہ ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ورود مدینہ کے وقت اگرچہ یہودیوں کی ایک بھاری تعداد شہر میں آباد تھی بلکہ اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے وہی سارے شہر پر چھائے ہوئے تھے مگر اسلام کا نور بڑی تیزی سے یہاں پھیل چکا تھا اور گھر گھر اس کے چرچے ہو رہے تھے۔ اور مدینہ کے مسلمان جنہیں آنحضورؐ نے مہاجرین کو پناہ دینے کے باعث "انصار" کے مبارک نام سے موسوم فرمایا۔ اخلاص و عقیدت میں اپنی مثال آپ تھے شہر کی آبادی گنجان تھی۔ الگ الگ محلے تھے جن میں قلعے اور حفاظتی دیواریں تھیں طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۸ میں ہے کہ:-

"کان سائر المدینۃ مشبکا بالبنیان فھی کالحصن"۔

یعنی مدینہ اپنی گنجان عمارتوں کی وجہ سے قلعہ دکھائی دیتا تھا۔

مدینہ کے انصار

اکثر انصار زراعت کرتے تھے۔ وہ نخلستانوں کے بھی مالک تھے۔ بعض انصار تاجر بھی تھے مدینہ کے بازاروں میں قینقاع کا بازار بہت مشہور تھا جہاں وہ جاتے تھے۔ مگر ان میں صنعت و حرفت کا رواج نہ تھا۔ مدینہ کی مسلم آبادی میں صرف چند گنتی کے بزرگ تھے جو عربی لکھ پڑھ سکتے مثلاً حضرت سعدؓ بن عبادہ، حضرت منذرؓ بن عمرو، حضرت ابیؓ بن کعب، حضرت زیدؓ بن ثابت، حضرت رافعؓ بن مالک، حضرت اسیدؓ بن حضیر، حضرت معنؓ بن عدی، حضرت بشیرؓ بن سعد، حضرت سعدؓ بن ربیع۔ حضرت اوسؓ بن خولی۔ حضرت عبداللہ بن ابی منافق۔ ان میں حضرت زید بن ثابت عربی کے علاوہ عبرانی میں بھی خط و کتابت کر سکتے تھے۔ مدینہ کے قرب و جوار میں چونکہ بہت سے چشمے اور نہریں بہتی تھیں اس لئے انصار نے مدینہ میں جابجا پل بنا رکھے تھے۔ انصار پانی کی سبیلیں بھی رکھتے تھے اور اس کو نہایت درجہ ثواب کا کام سمجھتے تھے۔ (خلاصۃ الوفاء)

مہاجرین کی آبادکاری اور مسجد نبوی کی تعمیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزولِ مدینہ سے یہ شہر اسلام کا پہلا تبلیغی اور روحانی مرکز بن گیا جہاں انصاری مسلمانوں کے علاوہ مکہ کے مہاجرین بھی پہنچ گئے تھے اور حارث بن خزرج۔ قبا، عصبہ، عبد الاشہل اور بنی زرد وغیرہ کے محلوں میں پناہ گزین تھے۔ حضورؐ نے یہاں تشریف لاتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ اس میں مسجد نبویؐ تعمیر کرائی اور اس کی تعمیر میں نہ صرف صحابہؓ نے معماروں اور مزدوروں کا کام کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔ یہ چودہ سو سال قبل کا ایک بہترین "وقارِ عمل" تھا جس نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے زمانہ تعمیر کعبہ کی یاد تازہ کر دی جیسا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ حصہ دوم صفحات ۱۳-۱۵ میں بالتفصیل لکھا ہے۔

مسجد کی عمارت پتھر کی سلوں اور اینٹوں کی تھی جو لکڑی کے کھمبوں کے درمیان چن دی گئی تھی۔ چھت پر کھجور کے تنے اور شاخیں ڈالی گئی تھیں مسجد کے اندر چھت کے سہارے کے لئے کھجور کے ستون تھے اور جب تک منبر کی تجویز نہیں ہوئی انہی ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ آنحضرتؐ خطبہ کے وقت ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے تھے مسجد کا فرش کچا تھا۔ بارش کے وقت چھت ٹپکنے لگتی اور فرش پر کیچڑ ہو جاتا تھا۔ مسجد نبویؐ کی بلندی اس وقت ساڑھے دس فٹ طول ایک سو پانچ فٹ اور عرض نوے فٹ کے قریب ہوگا۔

مسجد نبویؐ کے ایک گوشہ میں اصحاب الصفہ کے لئے ایک چھت دار چبوترا بنوایا گیا جہاں قرآن و اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے والے درویش بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ مبارک میں حاضر رہتے تھے۔ ان کی تنگ دستی کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات فاقہ تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ مسجد نبویؐ کے ساتھ آنحضورؐ کے لئے ایک حجرہ تیار کیا گیا جو دس پندرہ فٹ کا ہوگا۔ مسجد کے آس پاس بعض اور مہاجر صحابہؓ کے مکانات بھی بنائے گئے۔

مسجد نبویؐ کی شانِ مرکزیت

مدینہ کی مسجد نبویؐ کے علاوہ کوئی پبلک عمارت نہ تھی اس لئے یہی ایوانِ حکومت کا کام بھی دیتی تھی اور اسلامی جامعہ (یونیورسٹی) اور دار المبلغین کا بھی۔ دار الضیافت بھی یہی تھا اور لیکچر ہال بھی یہی! مدینہ میں لائبریری کوئی نہیں تھی البتہ جملہ علوم آسمانی کا ماخذ قرآن ضرور تھا مگر اس کے امین انصار و مہاجرین کے دل تھے۔

سر ولیم میور "لائف آف محمدؐ" میں لکھتے ہیں کہ:-

"گو یہ مسجد سامان تعمیر کے لحاظ سے نہایت سادہ اور معمولی تھی لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہ مسجد اسلامی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتی ہے۔ رسولِ خدا اور ان کے اصحاب اس مسجد میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ گزارتے تھے۔ یہیں اسلامی نماز کا باقاعدہ باجماعت صورت میں آغاز ہوا یہیں تمام مسلمان جمعہ کے دن خدا کی تازہ وحی کو سننے کے لئے مودبانہ اور مرعوبانہ رنگ میں جمع ہوتے تھے۔ یہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی فتوحات کی تجاویز پختہ کیا کرتے تھے یہی وہ ایوان تھا جہاں مفتوح اور تائب قبائل کے وفود اُن کے سامنے پیش ہوتے تھے۔" (ترجمہ)

یورپ کے متعصب عیسائی پادری چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کو جو خالص مدافعانہ اور مذہبی آزادی کے بقاء و قیام کے لئے تھیں جارحانہ سمجھتے تھے اس لئے ان کی نگاہ میں مدینہ دراصل ایک سیاسی اور جنگی مرکز تھا جہاں سے نکل کر مسلمانوں نے دوسروں پر حملہ کیا حالانکہ مدینہ کی اصل شان یہ تھی کہ اس میں سید ولد آدم فخر الرسل، سرتاج مدینہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا تازہ کلام سناتے اور کتاب و حکمت کے ذریعہ اپنے عشاق کا تزکیہ نفوس فرماتے اور غیر مسلموں کو اسلام کا والا و شیدا بناتے تھے۔

باوجودیکہ دشمنانِ اسلام نے (جن کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیصر وکسریٰ کی پشت پناہی بھی حاصل تھی) مدینہ کے مرکز اسلام کو تباہ کرنے کے لئے جنگوں کا طویل سلسلہ جاری کردیا تھا۔ مدنی زندگی کے صرف دس سالوں میں صحابہؓ کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تک جا پہنچی تھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسیہ، بے مثال اخلاق و شمائل اور آپ کی اور آپ کے صحابہؓ کی شب و روز دعاؤں اور تبلیغ اسلام کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔

مدینہ میں وفود عرب کی بکثرت آمد

مدینہ کی مقدس سرزمین اگرچہ آنحضرتؐ کی ہجرت کے ساتھ ہی اشاعت اسلام کا زبردست مقناطیسی مرکز بن گئی مگر اس کی تبلیغی سرگرمیاں ۶ھ سے ۱۰ھ کے دوران نقطۂ عروج تک پہنچ گئیں جبکہ عرب کے چاروں اطراف سے وفود کا تانتا بندھ گیا اور نیک اور سعید روحیں دیوانہ وار مدینہ میں آنے لگے۔

صحابۂ رسولؐ بیرونی وفود کی بکثرت آمد کے روح پرور نظارے سے کس طرح خدا کی حمد سے لبریز ہوتے ہوں گے؟ اس کا آج ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان کے دل میں تڑپتی ہوگی اور ان کے دارالندوہ کی سازشوں کو پیوند خاک ہوتے اور اسلام کو اکناف عالم میں سربلند ہوتے دیکھ کر نیا ایمان، نیا عرفان اور نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا ہوتا اور وہ ہر وفد کو خدا کی قدرت کا نشان سمجھ کر اس کے عملی شکریہ کے لئے اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن میں پہلے سے زیادہ سرگرم عمل ہو جاتے۔ حضرت علامہ ابن سعد نے "طبقات" میں متعدد وفود اور حضرت امام محمد بن یوسف الشامی (متوفی ۹۴۲ھ) نے "سبل الہدیٰ والرشاد" میں ۱۰۴ وفود کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں۔ کہ مصنف سیرت شامی نے ۱۰۴ وفود کے حالات بہم پہنچائے ہیں۔ (سیرت النبیؐ جلد ۲ صفحہ ۵۲) حضرت امام ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں خاص طور پر ایک باب اسی کے لئے مخصوص کیا ہے اور اس سے فقہی مسائل بھی اخذ کئے ہیں۔

صحابہ کی تبلیغی مساعی

مدینہ میں پہلا وفد رجب ۵ھ میں آیا جو مزینہ کا تھا۔ اس قبیلہ کے چار سو افراد قبیلہ کے سفیر بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لائے (اصابہ۔ حالات نعمان بن مقرن و طبقات ابن سعد)

بعض مشہور وفود کا نام یہ ہے۔ وفد بنو اسد، وفد بنو تمیم، وفد عقیل بن کعب، وفد مہرہ، وفد قشیر بن کعب، وفد بنی البکاء، وفد بنو تغلب، وفد بنی کنانہ، وفد سلیم، وفد عامر بن صعصعہ، وفد ثقیف، وفد طے، وفد خشین، وفد ازد، وفد نجران، سب سے آخری وفد۔ وفد النخع تھا۔ جو وسط محرم ۱۱ھ میں حاضر ہوا۔ یہ وفد دو سو نفوس پر مشتمل تھا۔

علامہ ابن القیم نے زاد المعاد جلد ۱ میں لکھا ہے:۔

"فنزلوا دار الضيافة ثم جاءوا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقرين بالاسلام"

یہ لوگ دار الضیافت میں اترے پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں اسلام کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہوئے۔

ان لوگوں کو یمن میں آنحضرتؐ کے مقرر کردہ مربی و مبلغ حضرت معاذ بن جبلؓ نے مسلمان کیا تھا۔ دوسرے وفود کی آمد میں بھی ان بزرگ صحابہ کی تبلیغ کا خاص دخل تھا جو مدینہ سے باہر اشاعت اسلام کے لئے بھجوائے جاتے تھے۔ رجال و سیر کی کتابوں میں مبلغین اسلام کے نام ملتے ہیں۔ مثلاً حضرت احنفؓ بن قیس، حضرت عبید اللہؓ بن عکوحہ، حضرت محیصہؓ بن مسعود، حضرت مسعودؓ بن وائل، حضرت عمروؓ بن العاص، حضرت مالکؓ بن احمر، حضرت ابو یزیدؓ بن انصاری، حضرت علاءؓ بن عبید اللہ الحضرمی، حضرت وبرؓ بن یحنس کلبی (ابو داؤد، فتوح البلدان، اسد الغابہ)

"زاد المعاد" سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدان کی طرف حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت براءؓ اور حضرت علیؓ بن طالب کو مبلغ و سفیر بنا کے بھیجا اور سارے کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے جب اس کی اطلاع دی تو حضورؐ سجدہ میں چلے گئے اور فرمایا "ہمدان پر سلامتی ہو"۔

وفود کی قیام گاہیں

مدینہ میں آنے والے اکثر وفود مسجد نبویؐ میں اتارے جاتے اور ان کے لئے خیمے نصب کر دیئے جاتے۔ حضرت رملہؓ اور حضرت ام شریکؓ کے گھر بھی گویا مہمان خانہ تھے جہاں مہمان قیام کرتے تھے (مسلم) ایک بار حضرت سعدؓ بن عبادہ نے بھی مہمان لے جانے کی درخواست کی جس کی اجازت بارگاہ نبوی سے مل گئی۔ حضرت مقدادؓ کے ہاں بھی مہمان ٹھہرا کرتے تھے (زاد المعاد) اہل صفہ کا وفد خود آنحضورؐ کے ہاں مہمان رہا اور حضورؐ نے بنفس نفیس اُن کی میزبانی کے فرائض ادا کئے۔ (شفا قاضی عیاض)

"ناظم ضیافت"

روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مہمانوں کی خدمت کے لئے متعین کر رکھا تھا۔ بالفاظ دیگر وہ دنیائے اسلام کے پہلے ناظم ضیافت تھے جنہیں خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامزد فرمایا۔ کوئی مہمان کھائے پئے بغیر واپس نہ آتا تھا۔ وفود کو واپسی کے لئے نہ صرف زاد راہ دیا جاتا بلکہ ان کو انعام و اکرام سے بھی نوازا جاتا تھا چنانچہ زاد المعاد میں "وفد سلامان" کا بیان ہے کہ ہم تین روز تک مدینہ میں رہے اور حضورؐ کی ضیافت سے مستفیض ہوتے رہے۔ پھر ہم نے الوداع ہونا چاہا تو حضورؐ نے ہم میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ اوقیہ عنایت فرمائے نیز حضرت بلالؓ نے معذرت کی کہ اس سے زیادہ گنجائش نہیں ہے۔

(باقی)

محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل سابق انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ

چوہدری رحمت اللہ صاحب آف احمد پور شرقیہ بہاولپور خدا کو پیارے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں کا نیک تذکرہ کرنا چاہیئے۔

چوہدری صاحب مرحوم ضلع بہاولپور کے علاقہ میں نیک نمونہ رکھتے تھے اور مرکز کی طرف سے امیر ضلع بھی تھے اور جماعتوں کی نگرانی کرتے تھے۔ ان کا کاروبار احمد پور شرقیہ میں تھا۔ اور خدا کے فضل سے ہر طرح کامیاب زندگی رکھتے تھے۔ مگر جماعتی کاموں کو مقدم رکھتے تھے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے بطور انسپکٹر ایک دفعہ مجھے مرحوم کے ہاں جانا پڑا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ گاڑی دیر سے پہنچتی ہے ورنہ میں رات بہاولپور گزار سکتا تھا۔ بارش ہو رہی تھی۔ جب سٹیشن پر گاڑی پہنچی تو تین بجے شب کا وقت تھا۔ میں نے تانگہ لیا۔ تانگے والے نے کہا کہ یہاں چوہدری رحمت اللہ صاحب دو ہیں میں نے بتایا کہ ان کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ وہ مجھے چوہدری صاحب مرحوم کے مکان پر لے گیا۔ میں حیران ہو گیا کہ جب میں نے دیکھا کہ سب گھر والے جاگ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ نوافل کے لئے جاگتے ہیں۔ تانگہ پہنچتے ہی چوہدری صاحب نے خیر مقدم کیا۔ مجھے بستر پر جگہ دی اور چونکہ سردی کے دن تھے۔ فوراً چائے تیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ میں نے ہر چند منع کیا مگر مرحوم کی رفیقہ حیات بھی اخلاص میں کم نہ تھیں چائے بنائی اور صبح کی نماز تک انتظار کیا اور پھر ۹ بجے تک آرام کیا۔ ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر بحیثیت امیر ضلع میرے ساتھ رہے اور مجھے امر مطلوب تک پہنچا کر اور بس میں سوار کرا کر واپس ہوئے۔ میں ان کے اخلاص اور محبت اور خیر مقدم کو ہمیشہ یاد کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیسے کیسے نیک طینت اور مخلص احباب عطا فرمائے اور ایسے ہی احباب کی کوششوں سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

○

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم سید بشیر بخاری (جو مارگلہ ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ حسن ابدال میں فورمین ہیں) ان کا ہاتھ کام کرتے ہوئے مشین میں آ گیا ہے جس کی وجہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی ایک انگلی کٹ گئی ہے۔ تکلیف بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

نیز گولیکی ضلع گجرات میں محترمہ خالہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ عرصہ سے دل کے عارضہ سے علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خورشید بخاری
دار الرحمت وسطی ربوہ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲۵

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

مہمانخانہ مستورات میں چندہ دینے والیوں کی اگلی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اگر کسی کا نام نہ شامل ہو تو مطلع فرمائیں اصلاح کر دی جائے گی۔ مہمانخانہ کی تکمیل کے لئے ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ رقم جلد سے جلد آئے ورنہ ڈر ہے کہ کام عارضی طور پر بند نہ کرنا پڑے اور جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کو تکلیف کا سامنا ہو۔ بیں عہدہ داران لجنات کی خدمت میں بھی اور سب صاحب استطاعت بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلد سے جلد اس چندہ میں حصہ لیکر ایک قومی ضرورت کو پورا کر کے ثواب حاصل کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ لطیف احمد صاحب	اسلام آباد	۵۰/-
" حمیدہ و نصرت صاحبہ دختران " "	"	۲۵/-
" امۃ السلام صاحبہ اہلیہ حشمت علی صاحب	"	۱۰۰/-
" ناصرہ بیگم صاحبہ " حمید اللہ بٹ صاحب	"	۱۰/-
" امۃ الرفیق صاحبہ " رحمت اللہ صاحب	"	۱۰/-
" امۃ الحمید صاحبہ " ظفر اقبال صاحب	"	۱۰/-
" ریحانہ بیگم صاحبہ " چوہدری اسلم صاحب	"	۱۰/-
" امۃ الرشید صاحبہ " ایم ۔ اے لطیف صاحب	"	۲۰/-
" مومنہ صاحبہ " مبارک احمد صاحب ڈار	"	۱۰/-
" فرحت افزا صاحبہ " یوسف مبشر صاحب	"	۱۵/-
" خالدہ صاحبہ " دلشاد احمد صاحب	"	۱۰/-
" امۃ الرشید بلدہ صاحبہ " ارشاد احمد صاحب	"	۱۰/-
" ریحانہ نسرین صاحبہ ہمشیرہ " "	"	۱۰/-
" نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک صادق احمد صاحب	"	۲۰/-
" نسیمہ بیگم صاحبہ " یامین صاحب	"	۱۰/-
" ساجدہ صاحبہ " شریف احمد صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ اسرائیل صاحب	"	۱۰/-
" صغریٰ صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب	"	۲۰۰/-
" عذرا بیگم صاحبہ " مبارک احمد صاحب	"	۱۰۰/-
" فریدہ صاحبہ " کرنل ثروت صاحب	"	۵۰/-
" امۃ الکریم صاحبہ " شیخ طلعت صاحب	"	۲۰/-
" کنیز بیگم صاحبہ " ملک نعمت اللہ صاحب	"	۲۵/-
" سعیدہ بیگم صاحبہ " مشتاق احمد صاحب	"	۱۰/-
" مسز احمد صاحبہ	"	۱۰/-
" کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل ملک ستار بخش صاحب	"	۵۰/-
" بشریٰ امۃ بیگم صاحبہ " محمد یوسف صاحب لقاپوری	"	۱۰/-
" نصیرہ صاحبہ " بشیر احمد صاحب ساہی	"	۱۰/-
" رسول بیگم صاحبہ " چوہدری عبدالغفور صاحب	"	۴۰/-
" نصرت صاحبہ " سعید احمد صاحب اعوان	"	۱۰/-
" طیبہ صاحبہ " مسعود احمد صاحب کیان	"	۱۰/-
" صدیقہ صاحبہ " چوہدری علیم الدین صاحب	"	۵۰/-
" ثروت صاحبہ " ایس ۔ ڈی کاظم صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر تقی الدین صاحب	"	۲۰/-
" جمیلہ شہناز صاحبہ اہلیہ عبدالخالق صاحب	"	۱۰/-
" امۃ الکریم صاحبہ " ایم ۔ اے لطیف صاحب	"	۱۰۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۲۵/-
مکرمہ سعیدہ بیگم	گوجرخان	۵۰/-
" اللہ رکھی صاحبہ	"	۲۰/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
" آمنہ بیگم	"	۱۰/-
" بشیراں بیگم صاحبہ	"	۱۰/-

مکرمہ الفت بیگم صاحبہ	گوجرخان	۱۰/-
" رحمت بی بی صاحبہ	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۰/-
" عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب	چونڈہ	۱۰۰/-
" خورشید بیگم صاحبہ " بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
" مجیدہ بیگم صاحبہ " محمد خالد بٹ صاحب	"	۱۰/-
" امۃ القیوم صاحبہ " محمد اقبال احمد صاحب	"	۱۰/-
" مریم بیگم صاحبہ " محمد عبداللہ بٹ صاحب	"	۱۰/-
" خدیجہ بیگم صاحبہ " فیروز خان بٹ صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۹۰/-
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب	ساہیوال	۱۰۰/-
" زجاجہ صاحبہ بنت " "	"	۲۵/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری اسحاق صاحب	"	۱۲۰/-
" " ملک علی احمد صاحب	"	۲۰/-
" " چوہدری نصیر احمد باجوہ صاحب	"	۵۰۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۰/-
مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ	بھیرو پیچی	۳۰/-
" نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحمید صاحب	"	۱۵/-
" زبیدہ بیگم صاحبہ " سلطان احمد صاحب	"	۱۰/-
" منیرہ صاحبہ بنت " "	"	۱۲/-
" رخسانہ بیگم غلام احمد صاحب	"	۱۰/-
" مبارکہ بیگم محمد اقبال صاحب	"	۱۰/-
" مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب	"	۱۰/-
" صغریٰ بیگم صاحبہ " علی احمد صاحب	"	۱۰/-
" ناصرہ بیگم صاحبہ " سلطان احمد صاحب	"	۱۰/-
" حسن بی بی صاحبہ	"	۱۰/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب	"	۱۰/-
" رحیم بی بی صاحبہ " فضل دین صاحب	"	۱۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ " عبدالرشید صاحب	"	۱۰/-
" شریفاں بیگم صاحبہ " عبدالسلام صاحب	"	۱۰/-
" رضیہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
" رفیقہ بیگم بنت عبدالعزیز صاحب	"	۱۰/-
" عزیزہ صاحبہ از طرف والدہ صاحبہ رحیم بی بی صاحبہ	"	۱۰/-
" مجیدہ بیگم محمد رمضان صاحب	"	۱۰/-
" برکت بی بی صاحبہ	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۶۲/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک لعل خان صاحب	ہری پور ہزارہ	۱۰۰/-
" " عزیز احمد صاحب	"	۱۰۰/-
" اقبال بیگم صاحبہ	"	۱۰۰/-
" عائشہ بی بی صاحبہ	کلر کہار	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۳۲/-

مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈپٹی پیرزادہ بشیر احمد صاحب مبشر	اوچ شریف	۵۰/-
" زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد فضل صاحب فاروقی	"	۲۵/-
" امۃ القیوم صاحبہ " محمد اشرف صاحب شاکر	"	۲۵/-
میزان		۲۹۹۷/-
سابقہ میزان		۱۲۶۵۷۱/۸۲
کل میزان ۱۶/۱۱/۷۷ تک		۱۲۹۵۶۸/۸۲

اعلان

نظارت ہذا نے بذریعہ چٹھی ۳۵۸/ع ۱۰/۹/۷۷ مکرم صلاح الدین صاحب ناصر کارکن نظارت زراعت کو احمد آباد فارم نبی سرروڈ سندھ میں ڈیوٹی پر حاضر ہونے کی ہدایت کی تھی جس کی انہوں نے تعمیل نہیں کی۔ کارکن مذکور کو مابعد دوسری چٹھی ۳۶۵/ع ۳/۱۰/۷۷ کے ذریعہ ڈیوٹی پر جانے کے لئے پھر تاکیدی ہدایت کی گئی اور یہ بھی لکھا گیا کہ مورخہ ۹/۱۰/۷۷ تک ڈیوٹی پر احمد آباد فارم میں حاضر نہ ہونے کی صورت میں ان کے خلاف تعزیری کارروائی ہوگی۔

اس کے جواب میں مورخہ ۴/۱۰/۷۷ کو صلاح الدین صاحب ناصر نے نامکمل طبی سرٹیفکیٹ بھجوا کر دو ماہ کی رخصت کی درخواست بھجوادی ہے۔ صلاح الدین صاحب مذکور کو ہدایت کی گئی کہ وہ حسب قواعد اپنی بیماری کے ضمن میں باضابطہ میڈیکل سرٹیفکیٹ پیش کریں لیکن تا حال نہ ہی انہوں نے مطلوبہ سرٹیفکیٹ مہیا کیا ہے اور نہ ہی ڈیوٹی پر حاضر ہوئے ہیں۔ اس طرح سے احمد آباد فارم اور دفتر سے لاپتہ ہیں۔ لہذا انہیں ۹/۱۰/۷۷ سے غیر حاضر شمار کیا جا رہا ہے۔

اندریں حالات بذریعہ اعلان ہذا انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس کی اشاعت کے ایک ہفتہ بعد تک احمد آباد فارم نبی سرروڈ سندھ میں ڈیوٹی پر حاضر نہ ہوئے تو انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا جائے گا۔

غلام احمد عطا

ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ میری چھوٹی ہمشیرہ سیدہ بشریٰ انور اہلیہ سید محمد انور صاحب شدید بیمار ہیں۔ ان کا میو ہسپتال لاہور میں پیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(اہلیہ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب و مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب چک نمبر ۲۵۲ ج۔ب قادر آباد قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر ہر دو بھائیوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

محمد دین کارکن دفتر وصیت

ربوہ

قائدین اضلاع سے تمام مجالس کی فہرست تجنید اور تشخیص بجٹ بھجوانے کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بمطابق ۱۴-۱۵-۱۶ محرم) بروز پیر-منگل-بدھ منعقد ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

احبابِ کرام اس الٰہی اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس مقدس اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جماعت کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

تقریب شادی

۱۶ ار اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار مکرم راجہ عبد الخالق صاحب اکاؤنٹس آفیسر فیڈرل سروس واشنگٹن (امریکہ) ابن محترم میجر عبد الحمید صاحب سابق مبلغ اسلام امریکہ و جاپان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ بارات ربوہ سے لاہور گئی اور اسی شب واپس ربوہ پہنچ گئی۔ اگلے روز ۱۷ ار اکتوبر کو بعد نماز ظہر دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب کے علاوہ از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی اور دعوت کے اختتام پر اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم راجہ عبد الخالق صاحب کا نکاح ۱۳ ار اکتوبر ۱۹۷۶ء کو محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں محترمہ عصمہ رحمٰن صاحبہ ایم۔ایس سی بنت مکرم کیپٹن عبد الرحمٰن صاحب لاہور سے پڑھا تھا۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم حنیف احمد ملک کا نکاح عزیزہ بسم اللہ بیگم بنت مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب ڈگلس پورہ فیصل آباد (لائلپور) کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۷ ار اکتوبر بروز جمعہ مسجد فضل فیصل آباد میں امیر جماعتِ احمدیہ فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ نے قبل از نماز جمعہ پڑھا۔

عزیزم حنیف احمد ملک محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام قلعہ صوبا سنگھ کا پوتا اور عزیزہ بسم اللہ بیگم محترم ملک محمد نصیب صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے نیک ثمرات کا موجب بنائے۔

(ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

عشرہ وصولی خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ ۲۱ تا ۳۰ اکتوبر عشرہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔ قائدین اضلاع سے گذارش ہے کہ اس عشرہ کے دوران اپنے ضلع کی تمام مجالس سے چندہ جات خدام اور اطفال کی سو فیصد وصولی کی کوشش فرمائی جائے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تفسیرِ صغیر کے متعلق ضروری اطلاع

الحمد للہ تفسیر صغیر تیار ہو کر دفتر میں پہنچ چکی ہے۔ خواہشمند احباب فوری طور پر حاصل کر لیں۔ سویڈن سے آمدہ قرآن پیپر لگایا گیا ہے۔ نہایت اعلیٰ طباعت اور اعلیٰ جلد ہے۔ اِن سب خوبیوں کے ساتھ قیمت صرف چالیس روپے۔ تھوڑی تعداد میں طبع ہوئی ہے اس لئے احباب دیر نہ کریں۔

ناظم اعلیٰ ادارۃ المصنفین ربوہ

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

نہ ہوئی۔

اس کے بعد حضور نے اس سلسلہ مضمون پر روشنی ڈالی جس پر حضور اس سے قبل دو خطبات دے چکے ہیں۔ آج حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود و لامتناہی اور ناپیدا کنار صفات پر مختصراً روشنی ڈالی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح اس کی صفات بھی بے مثل و مانند ہیں۔ اس کی صفات کی دو قسمیں ہیں (۱) تنزیہی صفات جن کا تعلق اس کے ان جلووں سے ہے جن کا مخلوق کے ساتھ تعلق نہیں ہے (۲) تشبیہی صفات جن کا رنگ اختیار کرنے کی انسان کو ہدایت دی گئی ہے۔ مثلاً انسان دیکھتا اور سنتا بھی ہے لیکن وہ خدا کی مثل و مانند نہیں بن سکتا کیونکہ اس کا دیکھنا اور سننا محدود ہے اور وہ اس کے لئے بعض چیزوں کا مثلاً روشنی اور ہوا کا محتاج ہے جبکہ اللہ تعالیٰ میں یہ صفات ذاتی طور پر اور بغیر کسی کے توسط کے غیر محدود رنگ میں پائی جاتی ہیں۔

حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت اس کی غیر محدود قدرت سے وابستہ ہے جسے کسی حد کے اندر نہیں گھیرا جا سکتا۔ وہ ازلی ابدی ہے اور اس کی تمام صفات تمام ارضی و سماوی مخلوق پر موثر ہیں انہی آثار الصفات کا نام سنت اللہ یا قانونِ قدرت ہے۔ ایک طرف تو اس کی صفات کے تمام جلوے غیر محدود رنگ میں ساری مخلوق پر اثر انداز ہیں اور دوسری طرف اس نے ہر چیز میں یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ اس کی غیر محدود قدرتوں سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ اور اس سے پھر عقلاً یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اس کی پیدا کردہ چیزوں کی خاصیتیں بھی کبھی ختم نہیں ہوتیں گویا خواص الاشیاء بھی غیر محدود ہیں اور بڑا ہی نادان وہ شخص ہے جو یہ کہے کہ آثار الصفات کو انسانی عقل یا تجربے سے باندھا اور محدود کیا جا سکتا ہے۔ حضور نے خشخاش کے دانے کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر محدود قدرتوں سے اس کے اندر ایسی لامتناہی خاصیتیں رکھ دی ہیں جنہیں انسان اپنے مشاہدہ یا تجربہ تک محدود نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس خدا پر ایمان رکھتے ہیں جس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں۔ وہ ہر چیز کا مالکِ مطلق ہے اور اس کے مقابلہ میں ہمارے تمام حقوق باطل ہو جاتے ہیں اور ہمارا اپنا کچھ بھی نہیں رہتا۔ اسی سلسلہ میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز حوالہ پڑھ کر سنایا اور آخر میں فرمایا ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عرفان حاصل ہو جائے تاکہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ آمین

درخواستِ دعا

خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی مشکلات کو دور فرما دے۔

خاکسار شیخ بشیر احمد
مراد کلاتھ ہاؤس فیصل آباد

خالص مرکبات کے لئے
صدر دواخانہ
اپنا معیار بلند رکھتا ہے
حکیم عبد الصمد
صدر دواخانہ دار الصدر غربی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲